پاکستان میں اسلامی بینکاری کی کوششیں

(1980-2012)۔۔۔۔تاریخی وتجزیاتی مطالعہ

*ممتاز احمد سالک

**سعدیہ گلزار

Abstract

Islam has prohibited Riba due to its disadvantages such as, accumulation of wealth by a group of society,inflation ,trade cycle and poverty etc.Due to various disadvantages of Riba,interest free banking industry is growing rapidly all over the world as well as in Pakistan.State bank efforts for the promotion of Islamic banking are large focused on providing the requisite financial infrastructure in shape of Shariah compliance,legaly,regulatory and supervisory framework.The sole purpose of conventional banking is to make money for the banking institute by lending out capital at interest, where in Islamic financing is always based on illiquid an asset that is a feature of the transaction.Profit to Islam financing is generated through bonafide sale of these assets.Islamic bankes are introducing Islamic mode of financing such as Murabaha,Ijara,Bai Mujjal,Bai Salam,Istasna, Musharaka and Mudaraba.Murabaha and Diminishing musharaka have remaind the most favoured mode of finance of all Islamic Banking Institutions not only in Pakistan but at the global level as well.However,it is important to note that mudaraba and musharaka have small share in overall financing portfolio.For the development of Islamic banking,it is indispensable to promote mudaraba and musharaka based mode of financing.

***Keywords**: Interest, Islamic Banking, Conventional Banking, Mode of financing, Sukuk.*

*چیئرمین، شعبہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

**لیکچرر، اسلامیات، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

سود کے متعدد معاشی، تمدنی و اخلاقی نقصانات ہیں جن کی وجہ سے شریعت نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ سود سے ارتکاز دولت کو تقویت ملتی ہے، جس سے معاشرہ دو طبقات میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک طبقہ جو کہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے جب کہ دوسرا طبقہ دو وقت کی روکھی سوکھی روٹی کے حصول پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ یہ ہی غریب طبقہ امیر طبقہ خلاف بغاوت لے کر اُٹھتا ہے اور قوم زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ انسانی جسم میں خون کی گردش صحت کی علامت ہوتی ہے۔ اگر خون منجمد ہو جائے تو یہ انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اس طرح دولت کا ایک طبقہ مرتکز ہو جانا معاشرتی اور معاشی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔

سودی معیشت کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک شرح بینک میں اضافہ کر دیتا ہے جس سے کمرشل بینک سرمایہ داروں کو قرضے بلند شرح سود پر جاری کرتے ہیں۔ سود کو پیداوار میں بطور عامل پیدائش شامل کیا جاتا ہے اس وجہ سے سود پیداوار کے اخراجات کا حصّہ بن جاتا ہے۔ اس سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گویا سرمایہ دار سود کی ادائیگی کرنے کے لیے پیسہ عوام سے ہی وصول کرتے ہیں۔ دوسری طرف سے حکومت بیرونی قرضوں کے لیے سودی قسطوں کی ادائیگی کے لیے عوام پر ٹیکسوں میں اضافہ کر دیتی ہے۔ حکومتی قرضوں اور سرمایہ دار کے قرضوں کا سود عوام سے ہی بالواسطہ طور سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس سودی نظام کی وجہ سے غربت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ بجٹ کا زیادہ تر حصّہ سودی قسطوں کی ادائیگی اور دفاع کی نذر ہو جاتا ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بہت کم رقم بچتی ہے۔ نتیجتاً عوام کی فلاح و بہبود کے لیے قابل ذکر پالیسی نہیں بنائی جا سکتیں۔ نیز بے روزگاری اور افراط زر میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور معاشی نمو کا عمل رک جاتا ہے۔ سود سے نہ صرف معاشی خرابیاں جنم لیتی ہیں بلکہ اخلاقی خرابیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ سود خور پر صرف پیسہ کمانے کی حرص سوار ہو جاتی ہے، حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں رہتی، نیز اس کے لیے ہر وہ کام جائز ہے جس سے اس کو مادی مفاد حاصل ہو۔

سود کے نقصانات کی وجہ سے اسلام نے اعتباری لین دین میں سود کو حرام قرار دیا ہے۔ سود مرکب ہو یا مفرد شریعت میں حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" (۱)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو سود کو بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

سود اور تجارت میں واضح فرق ہے، تجارت کے نفع کو حلال جب کہ سود سے حاصل ہونے والی زائد رقم کو حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا "(۲)

انھوں نے کہا تجارت کرنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا اور اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا۔

سود کے معاشی، معاشرتی اور اخلاقی نقصانات اور استحصال پر مبنی ہونے کی وجہ سے اسلام نے اس کو حرام جب کہ تجارت کو حلال قرار دیا ہے۔ لیکن اگر انسانیت سود کی حرمت کے واضح احکام کے باوجود باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے جنگ کا حکم ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ سے واضح ہوتا ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَذَرُواْ مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٥ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُواْ فَأْذَنُواْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُون " (۳)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو تو جو کچھ سود کا بقایا ہے، اس کو چھوڑ دو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خبردار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے جنگ کے لیے، اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے اصل اموال کا حق ہے۔ نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔"

اللہ اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے اعلان جنگ کا حکم اس لیے ہے تاکہ انسانیت سود کی مصیبتوں اور آفات سے بچ سکے۔ سود کے خلاف اس سخت ترین شرعی موقف کی وجہ انسانی فلاح و بہبود ہے۔

احادیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں بھی سود کی ممانعت کا حکم ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اُس کے لکھنے والے پر اور اُس کے گواہ بنائے جانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (۴) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سود اور اس پر بڑھوتی کو چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ (۵) سود ستر گناہوں کے برابر ہے۔ اس سے سب سے ہلکا درجہ ایسا ہے جیسا کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔ (۶) نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا معراج کی رات سود خور دیکھے جن کے پیٹ مکانوں کے مانند تھے۔ ان میں سانپ باہر سے نظر آئے تھے۔ (۷)

قرآن وسنت میں سود کی قطعی حرمت کی وجہ سے اسلامی بینک قرضوں کو سود پر جاری کرنے کی بجائے اشیاء کی

خریدوفروخت پر معاملہ کرتے ہیں۔ مالی اداروں میں سود کے متبادل اسلامی طریقہ ہائے تمویل (Islamic mode of financing) متعارف کروائے گئے ہیں۔ان میں سے زیادہ اہمیت کے حامل مندرجہ ذیل ہیں:

1. مضاربہ (Mudarabah)

مضاربہ سے مراد ایسا کاروبار ہے جس میں شراکت دار/شرکاء (رب المال) سرمایہ لگاتے ہیں جب کہ منیجر (مضارب) کاروبار کو چلانے کے لیے محنت کرتا ہے۔ منافع رب المال اور مضارب کے درمیان طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوتا ہے۔ نقصان کی صورت میں، نقصان رب المال برداشت کرتا ہے اور مضارب کی محنت ضائع جاتی ہے۔

2. مشارکہ (Musharaka)

مالیاتی ادارے شرکت العنان (۸) کی بنیاد پر سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ اسلامی بینکوں میں مشارکہ کے ضمن میں اوصاف احمد لکھتے ہیں: ایک یا ایک سے زیادہ افراد کسی مشروع کے لیے سرمایہ حاصل کرنے کی غرض سے اسلامی بینک کے پاس آتے ہیں۔ بینک دوسرے کاروباری افراد سے مل کر پراجیکٹ کے لیے درکار سرمایہ کا بندوبست کرتا ہے۔ بینک اور دوسرے تمام شرکاء کو پراجیکٹ کے لیے انتظام وانصرام میں شامل ہونے کا حق ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی شریک چاہے تو اپنے اس حق سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ نفع اس تناسب سے تقسیم ہوگا جو سب کی رضامندی سے پہلے طے شدہ ہوگا، لیکن نقصان میں سب لگائے گئے سرمایہ کے تناسب سے شریک ہوں گے۔ (۹)

شرکت کی ایک خاص قسم مشارکت متناقصہ (Diminishing Musharaka) ہے جس کے دوران شریک غالب کا حصہ بتدریج کم ہوجاتا ہے اور بالآخر صفر رہ جاتا ہے۔ جب کہ دوسرا شریک پراجیکٹ کا مالک بن جاتا ہے۔ (۱۰)

3. مرابحہ (Murabahah)

مرابحہ سے مراد وہ بیع یا فروخت ہے جو فائدہ کے ساتھ کی جائے۔ اس کا اطلاق اجناس کی بجائے سرمایہ کاری کے میدان میں کیا جارہا ہے۔ مرابحہ میں قیمت نقد بھی ہو سکتی ہے اور ادھار بھی۔ حافظ ذوالفقار علی مرابحہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ فروخت کنندہ کوئی چیز اس وضاحت کے ساتھ بیچے کہ اس پر میری یہ لاگت آئی ہے اور اب اتنے منافع کے ساتھ فلاں قیمت پر بیچتا ہوں۔ (۱۱) گاہک بینک سے کوئی مشینری یا اثاثہ خریدنے کے لیے معاملہ کرتا

ہے۔ بینک گاہک کی مطلوبہ شے خرید کر اپنے نام رجسٹریشن یعنی ملکیت حاصل کرتا ہے۔اس بیع میں بینک شے کی اصل قیمت + خریداری کے اخراجات + منافع کے بارے میں کلائنٹ کو آگاہ کرتا ہے۔گاہک پر منحصر ہے یکمشت قیمت ادا کر دے یا قسطوں میں باہمی رضامندی کے ساتھ ادائیگی کر دے۔

4. بیع مؤجل(Bai Mujjal)

بیع مؤجل سے مراد ہے ادھار فروخت یعنی ایسی بیع جس میں شے پہلے حوالے کی جائے اور قیمت بعد میں ادا کی جائے۔یہ ادائیگی یکمشت بھی ہوسکتی ہے اور بعد میں بھی۔بیع مؤجل میں شرح منافع بیع مرابحہ سے زیادہ رکھی جاتی ہے۔بینک بیع مؤجل کے طریقے میں شے کی کل قیمت بتاتے ہیں جب کہ بیع مرابحہ میں (شے کی اصل قیمت + شے کی خرید پر اخراجات + بینک کا نفع = کل قیمت)بتائی جاتی ہے۔

5. اجارہ(Leaze)

اسلامی بینکاری میں بینک اثاثہ خرید کر کلائنٹ کو اجارہ پر دیتا ہے۔ایک مخصوص مدت کے اختتام پر کلائنٹ کو اختیار دیا جاتا ہے یا تو وہ اثاثہ کو خرید لے یا معاملہ اجارہ ختم کر دے۔

6. سلم(Salam)

قیمت کی مکمل ادائیگی تو پیشگی کر دی جائے لیکن چیز کی حوالگی کے لیے مستقبل کی کوئی تاریخ مقررہ ہو تو اس کو بیع سلم کہتے ہیں۔

7. استصناع(Istisna)

آرڈر پر کوئی چیز بنوانا (برائے خرید)، یہ اشیاء اور اثاثہ جات کو بنانے یا تعمیر کرنے کا معاہدہ ہے جس میں خریدار جزوی یا ساری قیمت پیشگی جزوی یا حوالگی لیتے وقت یا بعد میں کرتا ہے اور صانع یعنی فروخت کنندہ چیز یا اثاثہ بنا کر خریدار/ آرڈر دینے والے کے حوالے کر دیتا ہے۔استصناع گھروں، کارخانوں، پلوں اور شاہراہوں کی تعمیر کے لیے مالکاری کا ذریعہ ہے۔(۱۲)

دین اسلام میں سود کی قطعی حرمت ہونے کی وجہ سے مندرجہ بالا اسلامی طریقہ ہائے تمویل کا استعمال اسلامی بینکاری میں بڑھایا جا رہا ہے۔دنیائے اسلام میں بلاسود بینکاری کی کوششیں ہو رہی ہیں اور مذکورہ طریقہ ہائے تمویل کو اپنایا جا رہا ہے۔اسلامی بینکاری کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا پہلا تجربہ مصر کے ایک چھوٹے سے

قصبے مت غمر میں 1963ء سے لے کر 1966ء تک دیہی کاشتکاروں کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا۔ ملائیشیاء میں حج کے خواہشمند افراد کو بلاسود مالی وسائل کی فراہمی کے لیے مالیاتی ادارہ زیارت کا انصرامی فنڈ اور بورڈ (Pilgrims Management Fund and Board) جس کو بعد میں تبونگ حاجی (Tabung Haji) کے نام سے پکارا گیا قائم کیا گیا۔ جدید اسلامی بینکاری کے دیہی تجربے کے بعد مصر کے شہر قاہرہ میں ناصر اجتماعی بینک (Nasir Social Bank) کا قیام 1971ء میں عمل میں آیا اور اس نے 1972ء میں کام کا آغاز کیا۔ 1975ء میں دبئ اسلامی بینک کا قیام عمل میں آیا جو ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے اس کا صدر دفتر دبئ میں ہے۔ حکومت دبئ اور حکومت کویت نے سرمایہ میں بالترتیب 20 فیصد اور 10 فیصد شرکت کی۔ اس طرز کے دنیا میں اسلامی بینک کھولے گئے۔ البرکہ گروپ کا قیام 1982ء میں عمل میں آیا اس گروپ کے تحت بارہ ذیلی کمپنیاں ہیں اور اس کے ساتھ دوسرے اداروں کے بھی حصص ہیں۔(۱۳) 70ء کے عشرے میں دبئ، سوڈان، مصر، کویت اور بحرین میں متعدد اسلامی بینک وجود میں آئے اسلامی ترقیاتی بینک 1975ء میں قائم ہوا۔ سوڈان میں 1977ء میں قائم ہونے والے اسلامی بینک کو بینکاری احکام کے مطابق بعض قوانین مستثنیٰ قرار دیا گیا۔(۱۴) ملائیشیاء، بحرین اور مشرق وسطی کے ممالک میں اسلامی بینکاری کمرشل بینکاری کے متوازی ہو رہی ہے۔ سوڈان اور ایران میں بھی اسلامی بینکاری کے لیے کوششیں ہو رہی ہیں۔(۱۵) غیر مسلم ممالک میں فلپائن، جرمنی، جاپان، برطانیہ، ہندوستان، ڈنمارک اور سوئیٹزرلینڈ جیسے غیر مسلم ممالک میں بھی بلاسود بینکاری کا آغاز ہو چکا ہے۔ فلپائن، جرمنی اور جاپان میں نفع ونقصان کی شراکت، اجارہ اور سلم پر مبنی وثیقہ جات استعمال کیے جا رہے ہیں۔

1: Share of Islamic Banking Asset

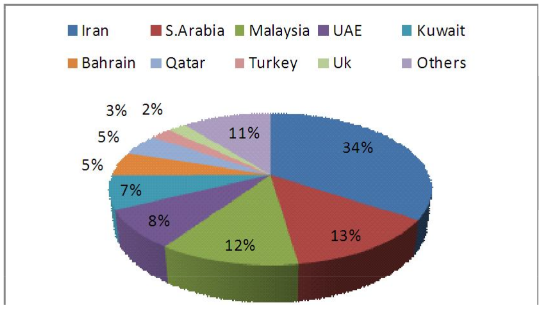

(Source:State bank of Pakistan,Islamic Banking Bulletin,April-June 2012,p.14,)

اسلامی ممالک اور غیر مسلم ممالک میں بلاسود بینکاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل گراف سے واضح ہوتا ہے۔اسلامی بینکاری کے اثاثوں میں زیادہ حصّہ ایران کا، دوسرے پر سعودی عرب، تیسرے پر ملائیشیا جب کہ چوتھے نمبر متحدعرب مارات اور نویں نمبر پر غیر مسلم ملک انگلستان ہے۔

عالمی سطح پر سود کی کوششوں کی وجہ سے پاکستان میں بھی بلاسود بینکاری کا آغاز ہو چکا ہے کیونکہ پاکستان کے قیام کا مقصد اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا تھا۔ 1962ء کے آئین پاکستان میں حکمت عملی کے اصول کے عنوان کے تحت سود کے خاتمے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔1973 ء کے آئین میں آرٹیکل نمبر 227 میں یہ طے کیا گیا ملک میں جو قوانین نافذ و رائج ہیں انہیں بدل کر قرآن وسنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے احکام وتعلیمات کے مطابق بنایا جائے گا جو کہ جدید دور کے تقاضے بھی پورے کر سکیں اور آرٹیکل نمبر 31 میں کہا گیا ملک کے اندر ایسا سازگار ماحول پیدا کرنا چاہیے تا کہ لوگ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکیں۔1979ء میں جنرل ضیاء الحق نے معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے اقدامات شروع کیے۔ماہرین معاشیات اور بینکاری کے تجربہ کار افراد کا ایک گروپ تشکیل دیا گیا جس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ اس مسئلہ کا پوری طرح جائزہ لے کر معیشت سے سود کے خاتمے کے لئے مناسب تجاویز تیار کریں۔1980ء میں ماہرین کے اس گروپ نے اپنی حتمی رپورٹ پیش کی جس کا اسلامی نظریاتی کونسل نے جائزہ لیا اور اس میں ضروری تبدیلیاں کر کے اپنی حتمی رپورٹ جون 1980ء میں حکومت کو پیش کر دی۔

اگر چہ صدر ضیاء الحق کے دور میں بلاسود بینکاری کی کوششیں حکومتی سطح پر سنجیدگی سے کی گئیں لیکن شریعت کے بیع کے اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔خصوصا مشارکہ ومضاربہ میں متعین منافع رکھا گیا جو کہ سود کے مترادف تھا۔ملکی ہنڈیوں اور بلز آف ایکسچینج(١٦) کو بھنانے کا ڈسکاؤنٹ(١٧) کا پرانا طریقہ رائج رکھا گیا۔ڈسکاؤنٹ کی جگہ مارک ڈاؤن نام رکھا دیا گیا۔معاشی نظام میں عملی طور پر سود ہی رائج رہا۔اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ طے کیا تھا کہ شروع میں مالی ادارہ اور بینک سود کے متبادلات مثلاً پٹہ داری، ملکیتی کرایہ داری، بیع مؤجل، عمومی شرح منافع وغیرہ پر کام کریں گے۔لیکن اس امر پر زور دیا گیا کہ وقت گزارنے کے ساتھ ان طریقوں کو ختم کر کے بتدریج نفع ونقصان میں شرکت اور قرض حسنہ کو وسعت دی جائے گی۔(١٨)لیکن اسی کی دہائی میں عملاً ایسا نہیں ہوسکا۔مضاربہ، مشارکہ اور قرض حسنہ کے بجائے سود کے دیگر متبادلات کو زیادہ تر اپنایا گیا اور عصر حاضر میں بھی ان کو اختیار کیا جا رہا ہے۔جن سودی متبادلات میں شک وشبہ کا زیادہ عنصر تھا مثلاً مارک اپ، ڈسکاؤنٹ، بیع مؤجل، بیع العینہ ان کو بتدریج ختم کر

کے مشارکہ اور مضاربہ پرمبنی طریقہ تجارت کو زیادہ رواج دینا چاہیے تھا۔

اسٹیٹ بنک کی رپورٹ میں جنرل ضیاء الحق کے دور کی بلاسود بنکاری کی کوششوں کا تجزیہ چار بنیادی باتوں کے حوالے سے کیا گیا۔اس رپورٹ کے مطابق یہ ماڈل بنیادی چار مسائل کے علاوہ ہر لحاظ سے زبردست تھا۔اوّل یہ کہ اس ماڈل میں ارتقائی مراحل نہیں تھے اور انقلابی روح رکھتا تھا۔دوم یہ کہ اس ماڈل میں کوئی لچک نہیں تھی جس کے ذریعے متحرک مارکیٹ میں ہر لمحہ بدلتی صورتحال کا مقابلہ کیا جا سکتا۔تیسری بات یہ کہ ایسا کوئی نظام نہیں تھا جس کے ذریعے شریعت کے نفاذ کو یقینی بنایا جاتا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس ماڈل کے تمام حصص داراس ماڈل کے نفاذ کے ساتھ تبدیل ہونے پر آمادہ نہیں تھے۔ (۱۹)

پاکستان اقتصادی سروے کے تجزیے کے مطابق حکومت کا مقصد محض تبدیلیاں لانا نہیں بلکہ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ کسی طرح سود کا اندرونی لین دین میں سے بالکل خاتمہ کر دے گی۔تاہم علماء کی ایک بڑی تعداد، نمایاں بینکرز، ماہر اقتصادیات اور اس تبدیلی سے متاثرہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد مکمل طور پر قائل نہ ہو سکی۔ (۲۰)

محمود احمد لکھتے ہیں کہ ان رپوٹوں کی روح کے مطابق عمل کرتے ہوئے حکومت نے بینکاری نظام میں سود کا استعمال ترک کر دیا اور باقی نظام عملی مفہوم میں ویسے کا ویسا رہنے دیا اور ایسا کرنے کی گنجائش پینل کی رپورٹ میں بھی تھی اور کونسل کی رپورٹ کا بھی یہ نتیجہ ہے کہ آج سود کی جگہ مارک اپ استعمال ہوتا ہے۔اگر آپ بینک سے قرض لینے جائیں اور نفع نقصان میں شرکت کہا جاتا ہے حالانکہ یہ نفع ونقصان میں شرکت سرے سے ہے ہی نہیں، محض مارک اپ یعنی سود میں شرکت ہے۔اس لفظی ترمیم کی قیمت بھی سرمایہ دار طبقے نے خاصی کڑی رکھی ہے۔چنانچہ سودی کاروبار کے زمانے میں سرمایہ چودہ فیصد پر مل جاتا تھا اور اب سود ختم کرنے کے بعد اٹھارہ فیصد مارک اپ سے کم پر مل نہیں سکتا۔(۲۱)

درحقیقت پورا نظام سودی تھا اس کو بلاسود کرنے کے لیے نیک نیتی کا ہونا ضروری تھا جس کی کمی تھی۔ انسانوں پر مادیت کا غلبہ اس قدر حاوی ہے وہ کاروبار میں خطرہ لینے کی بجائے مقررہ نفع ہی وصول کرنا چاہتے ہیں۔اس مادہ زدہ سوچ کی وجہ سے سودی نظام سے چھٹکارا ممکن نہ ہو سکا۔اس نظام سے سرمایہ دارنہ طبقہ کو فائدہ پہنچا اور ارتکاز دولت کو تقویت ملی۔اس کی ایک مثال یہ ہے کہ مالی ادارے ایسے افراد اور اداروں کو قرض جاری کرتے تھے جس کا ڈیویڈنڈ (۲۲) ماضی میں تسلی بخش تھا گویا سرمایہ دارنہ نظام کو ہی تقویت دی گئی۔ایسے معاشی اصلاحات ہونی ضروری تھیں جس سے دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی،غریب لوگوں کو فائدہ پہنچتا۔ان کا معیار زندگی بہتر ہوتا اور

افراد معاشی طور پر خوشحال ہوتے۔

نومبر 1991ء میں فیڈرل شریعت کورٹ نے یکم جولائی 1985ء سے بینک کے مالی قوانین اور لین دین کو غیر اسلامی قرار دیا۔ یہ نظام زیادہ تر مارک اپ، ڈسکاؤنٹ اور بیع مؤجل پر مبنی تھا۔ تاہم حکومت اور کچھ بینکوں نے سپریم کورٹ کے شریعت بنچ میں اپیل کر دی۔ پاکستان میں رائج سودی نظام کے خلاف اس مقدمہ کی سماعت 23 دسمبر 1999ء میں سپریم کورٹ کے فل بنچ نے کی جس میں جسٹس خلیل الرحمٰن (چیئرمین)، جسٹس وجیہ الدین احمد، جسٹس منیر اے شیخ، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی اور جسٹس ڈاکٹر محمود احمد غازی شامل تھے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپلیٹ بنچ نے ان کی اپیل مسترد کر دی اور متفقہ طور پر قرار دیا کہ تجارتی اور صرفی، ہر طرح کے لین دین میں جاری سود کی تمام اشکال قرآن وسنت سے متصادم ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی قرار دیا کی حکومتی سطح پر حاصل کردہ ملکی اور بین الاقوامی سودی قرضے بھی اسی ذیل میں آتے ہیں، لہٰذا یہ بھی ناجائز ہیں۔ موجودہ بینکاری نظام کو شریعت کے مطابق ڈھالا جائے حکومت کو پابند کیا کہ مخصوص مدت میں مالی نظام کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک کمیشن کی تشکیل کی جائے اور منصوبہ بندی کے ذریعے بینکاری نظام کو رائج کیا جائے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس سلسلے میں عملی اقدامات کیے۔ اسٹیٹ بینک نے ایک مکمل طور پر اسلامی بینکنگ ڈیپارٹمنٹ بنا دیا ہے۔ جو ملک میں اسلامی بینکاری کی نگرانی کرتا ہے اس کے علاوہ ایک شریعہ بورڈ بھی بنایا گیا ہے۔ جس کے دو رکن شریعہ سکالرز اور تین بینکاری، اکاونٹنگ اور لیگل فریم ورک کے ماہرین شامل ہوتے ہیں۔ اس بورڈ کی تشکیل 2003ء میں کی گئی۔ بورڈ اسٹیٹ بنک آف پاکستان بینکوں کے موڈز آف فنانسنگ، ان کے پروسیجر، قوانین اور ضابطوں کے بارے میں مشورے دیتا ہے تاکہ اسلامی بینکوں کے کاروبار کی شریعہ اصولوں سے مطابقت کو یقینی بنایا جائے۔ ہر اسلامی بینک اور کمرشل بینک کی اسلامی شاخوں کے لیے بھی شریعہ سکالرز کی تشکیل کی گئی ہے جو کہ بینک کو اسلامی بینکاری کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

کمرشل بینک کی علیحدہ اسلامی شاخوں کو کھولنے اور اسلامی بینکاری اصولوں کے مطابق بینکوں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ المیزان بینک پہلا اسلامک کمرشل بینک تھا۔ جس کو اسٹیٹ بینک نے جنوری 2002ء میں لائسنس دیا۔ اس بینک نے 20 مارچ 2002ء میں کام شروع کر دیا۔ جون 2002ء میں اس بینک کی پانچ شاخیں تھیں۔ تین کراچی، ایک لاہور اور ایک اسلام آباد میں کام کر رہی تھیں۔ (۲۳)

اس وقت ملک میں میزان بینک لمیٹڈ، البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ، بینک اسلامیہ پاکستان لمیٹڈ، دبئی

اسلامک بینک لمیٹڈ اور برج بینک لمیٹڈ مکمل اسلامی بینک کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جب کہ متعدد کمرشل بینکوں نے اپنی اسلامی برانچیں کھول رکھی ہیں۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری ترقی کی طرف گامزن ہے جیسا کہ 2003ء سے 2012ء تک اسلامک بینکنگ انڈسٹری کی ترقی مندرجہ ذیل جدول سے بھی واضح ہوتی ہے۔

1: Industry Progess and Market Share

(Rs. in Billiion & Share and Growth in %age)

	Dec-03	Dec-04	Dec-05	Dec-06	Dec-07	Dec-08	Dec-09	Dec-10	Dec-11	Dec-12
Total Assets	**13**	**44**	**71**	**119**	**206**	**276**	**366**	**477**	**641**	**837**
Share in Industry	0.5	1.5	2.0	2.8	4.0	4.9	5.6	6.7	7.8	8.6
Deposits	**8**	**30**	**50**	**84**	**147**	**202**	**283**	**390**	**521**	**706**
Share in Industry	0.4	1.3	1.8	2.6	3.8	4.8	5.9	7.2	8.4	9.7
Net Financing & Investment	**10**	**30**	**48**	**73**	**138**	**186**	**226**	**338**	**475**	**626**
Share in Industry	0.5	1.3	1.7	2.3	3.5	4.3	4.5	6.2	7.4	8.1
Total Islamic Banking Institutions	4	11	11	16	18	18	19	17	17	18
Total No. of Branches	**17**	**48**	**70**	**150**	**289**	**515**	**651**	**751(a)**	**886**	**1097(b)**

(State Bank of Pakistan,Islamic Banking Bulletin ,Various issues)

مندرجہ بالا جدول کے مطابق پورے ملک میں اسلامی بینکاری کی شاخیں دسمبر 2003ء میں 17 جب کہ دسمبر 2012ء تک 1097 ہوگئی تھیں۔ 2003ء میں اسلامی بینکاری کے کل اثاثے 13 بلین روپے تھے ان

میں ہر سال اضافہ ہوا اور 2012ء میں ان کے کل اثاثے 837 بلین روپے تھے۔ 2003ء میں اثاثے کل بینکوں کے اثاثوں کا 0.5 فیصد تھے جن میں ہر سال اضافہ رہا اور 2012ء میں 8.6 فیصد تک بڑھ گئے تھے۔ اسی طرح اسلامی بینک کے کھاتے 2003ء میں 8 بلین روپے تھے اور 2012ء تک 706 بلین روپے ہو گئے تھے اور ان کا کل کھاتوں میں تناسب 0.4 فیصد سے بڑھ کر 9.7 فیصد ہو گیا تھا۔ اسلامی بینکوں کی سرمایہ کاری 2003ء میں 10 بلین روپے تھی جبکہ 2012ء میں 626 بلین روپے اضافہ ہوا، جو کہ 0.5 سے فیصد سے بڑھ کر 8.1 فیصد تک پہنچ گئی تھی۔ یہ مالی اشارے اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلامی بینکاری ترقی کر رہی ہے۔

بینک دو اہم کام (ڈپازٹس اور فنانسنگ) کرتا ہے۔ کمرشل بینک سود کی ادائیگی کے بدلے سرمایہ وصول کرتا ہے اور اس کو آگے سود پر قرضوں کی صورت میں جاری کرتا ہے۔ اسلامی بینکاری میں ڈپازٹس میں مسئلہ نہیں ہوتا اصل مسئلہ فنانسنگ میں درپیش آتا ہے، یعنی جو سرمایہ اکٹھا کیا جائے اس کو کس طرح بلاسود جگہوں پر استعمال میں لایا جائے۔ اسلامی بینک سود کی بنیاد پر کام نہیں کرتا۔ اس لیے سرمایہ کاری مرابحہ، مضاربہ، شراکت متناقصہ، اجارہ، سلم اور استصناع وغیرہ کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اگر بینک کے شریعہ سکالر بینک کی فنانسنگ سے مطمئن نہ ہو تو ساری رقم خیرات میں دے دی جاتی ہے جیسا کہ میزان بینک کی فیصل آباد برانچ کی فنانسنگ سے شریعہ سکالرز مطمئن نہیں تھے اور ساری رقم خیرات کر دی گئی۔

روایتی بینکاری میں بچت سرٹیفکیٹ کا اجراء سود پر مبنی ہوتا ہے جب کہ اسلامی بینکاری میں مشارکہ و مضاربہ کی بناء پر سرٹیفکیٹ جاری کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میزان بینک میں سرٹیفکیٹ منافع اور نقصان پر مبنی شراکتی سرٹیفکیٹ ہوتے ہیں۔ جن میں نقصان شریک اپنے سرمایہ کے تناسب سے برداشت کرتے ہیں اور نفع کی تقسیم پہلے سے طے شدہ تناسب (Predetermined weightage) سے کی جاتی ہے۔ اسی طرح مضاربہ سرٹیفکیٹ میں نقصان رب المال اپنی سرمایہ کاری میں سرمایہ کے تناسب سے برداشت کرتا ہے جب کہ ضارب نقصان میں شریک نہیں ہوتا۔ مہینے کے آغاز میں سرٹیفکیٹ ہولڈرز کو منافع کی شرح بتائی جاتی ہے اور ہر مہینے کی شرح منافع مختلف ہوتی ہے۔(۲۴)

روایتی بینکاری میں بلاسود کرنٹ اکاؤنٹ ہوتا ہے اور باقی اکاؤنٹ پر سود ادا کیا جاتا ہے۔ جب کہ اسلامی بینکاری میں مشارکہ و مضاربہ پر مبنی اکاؤنٹ کھولے جاتے ہیں۔ ان کا سرمایہ اسلامی طریقہ ہائے تمویل کی بنیاد پر سرمایہ کاری میں لگایا جاتا ہے۔ اسلامی بینک کے بچت سرٹیفکیٹ کی مختلف سکیموں اور کھاتوں کے ذریعے جمع

شدہ سرمایہ کوزیادہ تر مرابحہ، مشارکہ متناقصہ اوراجارہ پرسرمایہ کاری کے لیے جاری کیا جاتا ہے، تاہم ان طریقہ ہائے تمویل میں سود کے چوردروازوں کا زیادہ خطرہ ہے۔

عصر حاضر میں اسلامی بینک جن پروڈکٹس کی بنیاد پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں ان میں زیادہ حصّہ مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ متناقصہ کا ہے جب کہ مضاربہ اور مشارکہ میں سرمایہ کاری کا حصّہ بہت کم ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل جدول اور گراف سے واضح ہوتا ہے۔

2:Financing Mix

(% age Share)

Mode of Financing	Dec-2007	Dec-2008	Dec-2009	Dec-2010	Dec-2011	Dec-2012
Murabaha	44.51	40.6	42.3	44.9	43.8	39.7
Ijarah	24.02	20.5	14.2	12.7	10.4	9.3
Musharaka	1.55	1.7	1.8	2.9	2.4	0.8
Mudaraba	0.25	0.2	0.4	0.2	0.1	0.2
Diminishing Musharaka	25.61	30.5	30.4	29.5	32.0	36.2
Salam	1.38	1.8	1.2	1.4	2.4	3.0
Istisna	1.03	2.9	6.1	5.8	4.4	6.5
Qaraz-e-Hasna	0.01	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0
Others	1.62	1.8	3.6	2.6	4.4	4.3
Total	100.0(a)	100.0(b)	100.0	100.0(c)	100.0	100.0(d)

(Source:a.Pakistan Islamic Banking Sector Review,2003-2007 and Islamic Bulletan,Various issues)

2&3 :Financing Mix 2007 & 2012

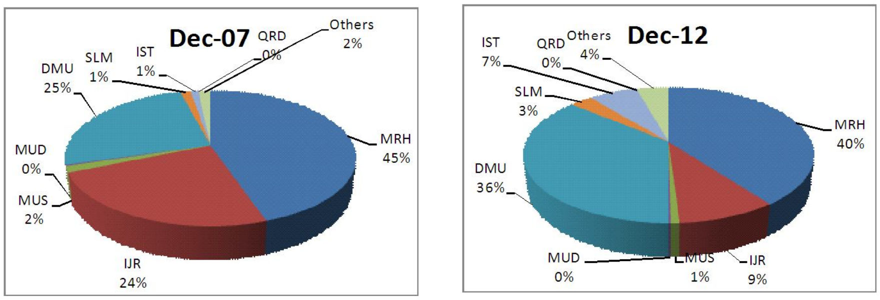

مندرجہ بالا جدول اور گراف میں دسمبر 2003ء اور دسمبر 2012 ءتک اسلامی بینکنگ انڈسٹری میں استعمال ہونے والے طریقہ ہائے تمویل کا موازنہ کیا گیا ہے۔اسلامی بینکاری میں مرابحہ،مشارکہ متناقصہ اور اجارہ کا استعمال زیادہ جب کہ مشارکہ اور مضاربہ کا تناسب بہت کم ہے۔مرابحہ کا استعمال اسلامی بینکاری میں 2003ء میں 45فیصد جب کہ 2012ء میں 40 فیصد تھا۔گو یا اس موڈ آف فنانسنگ میں 5فیصد کمی آئی۔اسی طرح مشارکہ متناقصہ 2003ء میں 26فیصد جب کہ 2012ء میں 36فیصد تھی۔اس میں 10فیصد اضافہ ہوا۔لیکن مشارکہ اور مضاربہ جو کہ اسلامی بینکاری کی بنیاد ہیں ان میں کمی رہی۔مشارکہ 2003ء میں 2فیصد جب کہ 2012ء میں ایک فیصد ہوگیا گو یا مشارکہ میں ایک فیصد کمی آئی ۔اسی طرح مضاربہ کا حصّہ 2003ء میں 0.25تھا اور 2012ء میں 0.2فیصد ہو گیا تھا۔حالانکہ مشارکہ ومضاربہ کا اسلامی بینکاری میں اضافہ ہونا چاہیے۔اسی طرح قرض حسنہ کا حصّہ صفر ہے۔

عصر حاضر میں زیادہ تر اسلامی بینک مرابحہ کی بیع میں شرعی اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے۔اس طریقہ کار میں اصل خرابی یہ ہے کہ یہ خرید وفروخت کی ساری کاروائی کاغذی رہتی ہے۔اس طرح کے لین دین اور سودی لین دین میں کوئی فرق نہیں۔محض کاغذ کاروائی کی بجائے شرعی طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔بینک اثاثہ کی ملکیت حاصل کیے بغیر اس کا آگے اُدھار پر بیچ دیتے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔اس بیع میں ضروری ہے بینک اثاثہ کو خریدے کیونکہ حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق جو چیز خریدنے والے کے قبضے میں نہ ہو اور جس کا کوئی قبضہ خریدار نے نہ لیا ہو اس کو آگے فروخت کرنے کی ممانعت ہے۔اس بارے میں نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو چیز (متعین) تیرے پاس نہیں وہ فروخت نہ کرو۔(۲۵)

ریقہ ہائے

زیادہ حصّہ

ا کہ مندرجہ

Mode o
Muraba
Ijarah
Mushar
Mudara
Diminis
Mushar
Salam
Istisna
Qaraz-e
Others
Total
(Sour

اگر بینک کلائنٹ سے بیع مرابحہ پر معاملہ کرتا تو اثاثہ پہلے خریدے، اگر قانوناً رجسٹریشن ضروری ہوتو رجسٹریشن بینک کے نام پر کی جائے اُس کے بعد بینک اثاثہ کلائنٹ کو اُدھار قیمت پر فروخت کرے۔ بینک کلائنٹ کو اثاثہ کی قیمت خرید سے زیادہ قیمت پر فروخت کرسکتا تھا۔اس بیع کے معاملہ میں اثاثہ کی خرید وفروخت ہوتی جو کہ شرعاً جائز ہے۔لیکن بینک نے اشیاء کی ملکیت حاصل کیے بغیر اس کا آگے اُدھار پر بیچ دیتے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔ اگر مرابحہ کے طریقہ کار کو شریعت کے مطابق استعمال میں لایا جائے تو یہ جدید بینکاری میں سود کا بہتر اور موزوں متبادل ہوگا۔

دوسرا زیادہ تر استعمال ہونے والا اسلامی طریقہ ہائے تمویل مشارکہ متناقصہ ہے۔مشارکہ متناقصہ کی قسم فقہ کی کتابوں میں نہیں ملتی اس کو عصر حاضر میں اسلامی بینکوں نے متعارف کروایا ہے۔مولانا محمد تقی عثمانی تعمیر مکانات کی سرمایہ کاری (House Building Financing) میں اس معاملہ کی عملی صورت کے بارے میں لکھتے ہیں:

- عمیل گھر کی خریداری کے معاملہ میں تمویل کار کے پاس جاتا ہے جو کہ مطلوبہ گھر کی خریداری میں اس کے ساتھ شریک ہونے پر آمادہ ہوتا ہے۔
- قیمت کا بیس فیصد عمیل اور اسی فیصد تمویل کار ادا کرتا ہے لہٰذا اسی فیصد کا مالک تمویل کار رہے اور بیس فیصد عمیل کا ہے۔
- جائیداد مشترکہ طور پر خریدنے کے بعد عمیل گھر کو اپنی رہائشی ضرورتوں کے لیے استعمال کرتا ہے اور تمویل کار کو جائیداد میں اس کا حصہ استعمال کرنے کی وجہ سے کرایہ ادا کرتا ہے۔
- تمویل کے حصہ کو آٹھ برابر یونٹس میں تقسیم کرلیا جاتا ہے۔ ہر یونٹ گھر کی دس فیصد ملکیت کی نمائندگی کرتا ہے۔عمیل ہر تین مہینے کے بعد یونٹ خریدنے کا وعدہ کرتا ہے۔
- ہر تین مہینے کے بعد عمیل یونٹ خریدے گا اور ہر نئے یونٹ خریدنے کے بعد جائیداد میں عمیل کا حصہ بڑھ جائے گا۔ جب کہ تمویل کا بتدریج کم ہو جائے گا۔تمویل کار کے جائیداد میں حصے کی کمی کی وجہ سے عمیل کرایہ بھی پہلے سے کم ادا کرے گا۔
- یہ ترتیب ایسے ہی چلتی رہے گی یہاں تک کہ عمیل تمویل کار کا سارا حصہ خرید لے گا۔جس سے اس کا حصہ صفر رہ جائے گا اور عمیل کا حصہ سو فیصد ہو جائے گا۔اور ملکیت عمیل کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ (۲۶)

مشارکہ متناقصہ پر بھی اعتراض کیا گیا ہے جیسا کہ حافظ ذوالفقار علی شراکت متناقصہ کے حوالے سے محمد

ایوب کے موقف کے بارے میں لکھتے ہیں اسلامی بینک قیمت اسمیہ یعنی بینک نے جتنی رقم لگائی ہے اس سے زیادہ کے بدلے پرفروخت کرنے کا معاہدہ کی وجہ سے شراکت متناقصہ کوشرکہ ملک میں شمار کرتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ بھی دلیل دیتے ہیں شرکہ ملک میں کوئی کسی فریق دوسرے کو اس پر مجبور نہیں کرسکتا وہ ضرور اس کا حصّہ خریدے جب کہ یہاں شروع سے ہی معاہدہ کی رو سے کلائنٹ کو بینک کا حصّہ خریدنے کا پابند کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر محمد رفیق کی رائے بھی دیتے ہیں یہ بظاہر کاروائی مشارکہ اور حقیقت میں بینکنگ فنانسنگ ہے۔(۲۷)

تیسرا زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ لیزنگ ہے۔اسلامی بینکوں کی لیز کی سکیم میں بینک کلائنٹ کے لیے اثاثہ خریدتا ہے۔بینک کے نام پر اثاثہ کی رجسٹریشن کروائی جاتی ہے۔پھر بینک اور کلائنٹ کے درمیان اجارہ کا معاملہ ہوتا ہے۔بینک اثاثہ کی سیکورٹی رکھتا ہے مثلاً اگر بینک کار کی دس فیصد سیکورٹی رکھتا ہو تو دس لاکھ کے اثاثے پر ایک لاکھ سیکورٹی رکھے گا۔مہینے کے آخر میں کرایہ لیا جاتا ہے یعنی جب اجیر کار کو استعمال کر چکے تو بعد میں کرایہ ادا کرتا ہے جبکہ روایتی بینک کرایہ مہینے کی آغاز کی تاریخوں میں وصول کرتے ہیں۔روایتی بینکاری میں اثاثہ کی انشورنس کروائی جاتی ہے۔اسلامی بینک میں انشورنس کی بجائے تکافل کو متعارف کروایا گیا ہے یعنی اجیر اپنی قسطوں (Installment) کے حساب سے حصہ ڈالتا ہے،اگر اثاثہ چوری ہوجائے یا اس کو کوئی نقصان پہنچے تو اس سے پورا کیا جاتا ہے۔ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں روایتی بینک کا جرمانہ سپیشل مارک اپ(Special Mark up) ہوتا ہے جو کہ نارمل مارک اپ (Normal Mark up) سے زیادہ ہوتا ہے۔قسطوں کی تاخیر پر مارک اپ میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔اسلامی بینکاری میں جرمانہ(Fine) کی بجائے خیرات(Charity) لی جاتی ہے جس کو بیلنس شیٹ سے الگ رکھا جاتا ہے۔یہ رقم مختلف خیراتی اداروں کو دی جاتی ہے۔اگر کلائنٹ قسطیں ادا نہ کرے تو ان قسطوں کی کٹوتی سیکورٹی کی رقم سے کی جاتی ہے۔اگر کلائنٹ default کر جاتا ہے تو اثاثہ بینک کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔کیونکہ اجارہ کی رو سے کلائنٹ نے جتنا عرصے استفادہ کیا تھا اس کا کرایہ ادا کیا اور بینک کہ ذمہ کچھ نہیں ہوتا جب کہ کمرشل بینک میں کار کو بازاری قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے، بینک اپنا حساب پورا کرنے کے بعد اگر کچھ بچے تو کلائنٹ کو دے دیتا ہے۔اسلامی بینکاری میں مدت کے اختتام پر بینک کلائنٹ کو اختیار دیتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی سیکورٹی کی رقم سے کار کو خرید لے۔اگر کلائنٹ بینک کے ساتھ متفق ہوجائے تو وہ کار کو خرید لیتا ہے۔یہ بیع پہلی بیع سے الگ ہوتی ہے۔جب کہ روایتی بینکاری میں معاہدے کی رو سے طے شدہ مدت کے اختتام پر، جب کلائنٹ ساری قسطیں ادا کر چکا ہوتا ہے تو اثاثہ کلائنٹ کو منتقل ہو جاتا ہے۔ (۲۸) اگرچہ اسلامی بینک میں ایک حد تک اجارہ

کا معاملہ اسلامی ہے لیکن اہم مسئلہ خیرات کا ہے، خیرات اپنی مرضی سے ثواب کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا نام ہے جیسا کہ اس قرآنی آیت سے واضح ہوتا ہے:

''الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهُ یَتَزَکّٰی وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاء وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى''(۲۹)

''جو اپنا مال اس لیے دیتا ہے کہ اسے تزکیہ حاصل ہو، اور جس کی کوئی عنایت ہو کسی پر، اس لیے نہیں ہے کہ اسے بدلہ ملے، بلکہ صرف اپنے خداوند برتر کی خوشنودی کے لیے ہے۔''

بینک اگر کسی پر زبردستی خیرات ڈال دے تو وہ تاوان اور جرمانہ تو بن سکتی ہے لیکن اُس کو خیرات نہیں کہا جا سکتا باوجود اس کے اس خیرات کو خیراتی اداروں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس طرح بینک خود تو سود یا اس کی ڈھکی چھپی شکل ہے لیکن کلائنٹ وہاں ہی کھڑا رہ گیا ہے جہاں اس کو سودی بینکاری نے کھڑا کیا تھا۔ عصر حاضر میں بینک جو کار لیز پر دیتے ہیں اس کی ٹریکنگ سسٹم لگوا دیتے ہیں اور ٹریکنگ سسٹم کا کوڈ بینک کے پاس ہوتا ہے۔ کار کی ایک چابی بھی بینک رکھ لیتا ہے۔ اگر کلائنٹ تین دن تک بینک کو قسطیں ادا نہ کرے تو اس کی گاڑی کو ٹریکنگ سسٹم کے ذریعے بند کروا دیا جاتا ہے۔ اگر کلائنٹ قسط کی ادائیگی کر دے تو معاملہ اجارہ کو جاری رکھا جاتا ہے۔ اگر بینک ٹریکنگ سسٹم کی حکمت عملی کو اپنا لیں اور خیرات والی شق ختم کر دیں تو کار لیزنگ کا معاملہ زیادہ بہتر رہے گا۔

ایک اور اسلامی طریقہ ہائے تمویل سلم ہے، اس کے طریقہ کار میں بینک کسان کو اجناس کی قیمت فصل کی تیاری سے پہلے ادا کر دیتا ہے لیکن جب شے پک کر تیار ہو جاتی ہے اس کو قبضے میں لینے کی بجائے کسان (کلائنٹ) ہی اس کو فروخت کرتا اور زر کی صورت میں اس کی ادائیگی بینک کو کرتا ہے۔ اس موڈ آف فنانسنگ کو مکمل اسلامی بنانے کے لیے ضروری ہے بینک شے کو قبضے میں لے اور اپنے ایجنٹ کے ذریعے فروخت کرے۔ تاہم بیع سلم کے استعمال سے کاشتکار حضرات سودی قرضوں سے آزاد ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح استصناع کے معاملے میں بینک اشیاء کا آرڈر تو دیتے ہیں، لیکن اس شے کو قبضے میں بھی نہیں لاتے اور نہ ہی فروخت کرنے کی ذمہ داری بینک لیتا ہے۔ اگر بینک اشیاء کی تجارت میں عملی طور پر حصّہ لیں تو یہ معاملہ بہتر رہے گا۔

اس بحث یہ بات واضح ہوتی ہے اگرچہ لیزنگ، مرابحہ، مشارکہ متناقصہ، استصناع اور سلم موڈ آف

فنانسنگ غیر شرعی نہیں ہیں، تاہم انہیں اسلامی طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔مشارکہ ومضاربہ اسلامی بینکاری کی حقیقی روح ہیں اوران میں سود کے چور دروازوں کا خطرہ بھی کم ہے۔مشارکہ ومضاربہ کا تناسب بینکنگ سیکٹر میں بہت کم ہے، آٹے میں نمک کے برابر کہہ سکتے ہیں۔شراکت اور مضاربت پر صحابہ کرامؓ نے کاروبار کیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پسند فرمایا۔اسلامی بینکوں کے اگرچہ مشارکہ اور مضاربہ پر مبنی جاری کردہ سرٹیفکیٹ اچھی کوشش ہے، لیکن کاروبار میں ان کا استعمال بڑھنے کی ضرورت ہے خصوصاً مضاربہ کا وینچر کیپٹل (۳۰) میں استعمال بڑھنا چاہیے۔پاکستان میں اس وقت تین وینچر کمپنیاں کام کررہی ہیں۔اگرچہ اسلامی بینک کمرشل بینک کی طرح کام کرتے ہیں لیکن ان کو شریعت کے بیع کے اصولوں کے تحت کاروبار کرنا ہوتا ہے۔یہ درست ہے کہ بینک نفع کے لیے کاروبار کرتے ہیں لیکن نادار اور حاجت مندوں خصوصاً چھوٹے کسانوں کو ایک خاص حد تک بلاسود قرضے بھی جاری کرنے چاہیں۔متعدد آیات کریمہ اواحادیث نبویہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انفرادی سطح کے قرض حسنہ سے متعلق ہیں۔لیکن عصر حاضر میں بینک اور دیگر مالی ادارے سودی قرضے جاری کرتے ہیں۔سودی نظام میں اگر کاروباری افراد کروڑوں کا بھی قرض لیں، نفع ہو یا نقصان ان کو قرضے ایک خاص شرح سے واپس کرنے ہوتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ آیا بینک بھی اگر قرض جاری کریں تو کیا قرضوں کی واپسی کے ساتھ کچھ زائد رقم لے سکتے ہیں۔مثلاً اگر بینک نے پانچ لاکھ جاری کیے ہیں تو کیا مقروض پانچ لاکھ دس ہزار واپس کرسکتا ہے۔

اصل قرض سے زیادہ دینا نہ صرف جائزہ بلکہ مستحب ہے جب کہ سود کا رواج پانے کا خطرہ نہ ہو تو یہ درست ہے۔ اسوہ حسنہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بھی حسن قضاء الدین ثابت ہے۔نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص سے اونٹ لیا۔اوراس اونٹ سے زیادہ بہتر واپس کیا، نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرض اچھی طرح دے۔(۳۱)اسی طرح نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جابر بن عبداللہؓ سے ان کا ایک اونٹ ادھار پر خریدا اور ادائیگی کے وقت مقررہ قیمت سے کچھ زیادہ ادا کیا۔ (۳۲)

یہ معاملہ قرضوں کی ادائیگی میں احسان کا تھا۔کبھی کبھار تو درست ہے لیکن سودی قرضوں کا متبادل نہیں ہو سکتا۔اسلامی بینکاری میں قرضوں کے اجراء کی بجائے اسلامی طریقہ تمویل کو اپنایا گیا ہے، جو کے سودی قرضوں کی بجائے زیادہ مناسب ہیں۔بشرطیکہ ان کو مکمل اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر غریب اور نادار قرض لیں اور وہ قرض واپس نہ کرسکیں تو کیا بینک کو معاف کردینا چاہیے۔ حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو مقروض قرض ادا نہ کرسکے گا اس کا قرض ریاست (حکومت) ادا کرے گی۔ (۳۳)

اگر ریاست مالی لحاظ سے مستحکم ہوتو وہ یہ ذمہ داری اٹھا سکتی ہے لیکن اگر حکومت معاشی لحاظ سے کمزور ہو اور معیشت کو سہارا دینے کے لیے بیرونی وسائل پر انحصار کرنا پڑتا ہو تو اس کے لیے یہ ذمہ داری اٹھانا ممکن نہیں ہے جیسا کہ پاکستان کا معاملہ ہے۔اس صورت میں صاحب حیثیت افراد کی طرف سے بینک میں ایک فنڈ کا قیام ہونا چاہیے۔اگر نادار افراد قرض لیں اور کسی وجہ سے ادا نہ کر سکیں تو اس فنڈ سے بینک اپنے مالی نقصان کی تلافی کر سکتا ہے۔نیز اگر بینک اسلامی طریقہ کے مطابق کام کریں تو مالی امور میں برکت ہوگی ان کے پاس اتنے وسائل ہو سکتے ہیں کہ بینک اپنے مالی وسائل سے مذکورہ فنڈ کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں۔

اسلامی بینک نے زیادہ تر سرمایہ کاری کیمیکل اور ادویا سازی (Chemical and Pharmaceuticals)، زرعی کاروبار (Agribusiness)، ٹیکسٹائل (Textile)، سیمنٹ (Cement)، چینی (Sugar)، آٹو موبائل اور ٹرانسپورٹیشن (Automobile and Transportation)، جوتے اور گارمنٹس (Leather) شامل ہیں۔

اسلامی بینک اسٹیٹ بینک کے پاس سود پر ریزور نہیں رکھواتے بلکہ صکوک (Sukuk) میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔صکوک کے بارے میں محمد ایوب لکھتے ہیں: صک کی جمع ہے، مساوی مالیت کے سرٹیفکیٹس جو کسی خاص منصوبے یا کسی مخصوص سرمایہ کاری کی ملکیت میں غیر منقسم حصّے کی نمائندگی کرتے ہیں۔(۳۴) حافظ ذوالفقار علی صکوک کے بارے میں لکھتے ہیں یہ سرمایہ کاری کے سرٹیفکیٹس ہیں۔ (۳۵) بانڈز اور صکوک میں فرق ہے کہ بانڈز صرف قرضوں کی دستاویزات ہیں جب کہ صکوک متناسب حصّے کی ملکیت کے ثبوت ہوتے ہیں۔نیز صکوک میں حاملین صکوک کے منافع کا انحصار ان اثاثہ جات سے حاصل ہونے والی آمدن پر ہوتا ہے جن کی صکوک نمائندگی کرتے ہیں لیکن بانڈز میں منافع طے شدہ ہوتا ہے خواہ جاری کنندہ کو نفع ہو یا نقصان۔اسی طرح شیئرز اور صکوک میں فرق ہے، وہ یہ کہ صکوک مخصوص مدت مثلاً تین یا پانچ سال کے لیے جاری کئے جاتے ہیں اور شیئرز غیر معینہ مدت کے لیے ہوتے ہیں۔(۳۶)

اس تمام بحث سے یہ واضح ہوتا ہے بہت سے مسلم اور غیر مسلم مما لک میں بھی اسلامی بینکاری کے اصولوں کی بنیاد پر بینکاری ہو رہی ہے پاکستان میں بھی اسلامی بینکاری نے بہت ترقی کی ہے اور آج ہماری بینکنگ انڈسٹری میں اسلامی بینکاری میں ایک واضح مقام رکھتی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں بلاسود بینکاری کی حکومتی سطح پر سنجیدہ کوششوں کے باوجود سود معاشی نظام کا حصہ رہا۔بینکاری اصطلاحات کے محض نام بدل دیے گئے۔تاہم اس دور میں اسلامی بینکاری کی فضا پیدا ہوگئی تھی۔

عصر حاضر میں اسلامی بینکاری کے لیے جو طریقہ کار رائج ہے ان میں مشارکہ، مشارکہ متناقصہ، مضاربہ، مرابحہ، اجارہ، استصناع اور بیع سلم وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں اسلامی بینک زیادہ تر مشارکہ متناقصہ، مرابحہ اور اجارہ میں کام کررہے ہیں اگرچہ یہ دونوں طریقہ کار اسلامی تو ہیں لیکن اسلامی بینکاری کی بنیاد نہیں ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مشارکہ اور مضاربہ کی ترقی پر توجہ دینی چاہیے جو کہ اصل میں اسلامی بینکاری کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اسلامی بینکاری کی پراڈکٹس اسلامی طریقہ ہائے تمویل(Islamic Modes of Financing) کو مکمل اسلامک موڈ بنانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے اسلامی بیع کی بیان کردہ شرائط کو مکمل طور پر اور لازماً پورا کیا جائے۔

مصادر و مراجع

۱۔ سورة آل عمران ۳: ۱۳۰

۲۔ سورة البقرة۲ : ۲۷۵

۳۔ سورةالبقره ۲: ۲۷۸ – ۲۷۹

٤۔ مسلم، مسلم بن الحجاج، أبو الحسين (م ٢٦١ھ)، الجامع الصحيح، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا و مؤكله، ٤٠٩٣، ص ٦٩٧؛أبو داؤد، سليمان بن اشعث بن اسحاق، السجستانی (م۲۷۵ھ)، السنن،كتاب البيو ع، باب فی آكل الربا و مؤكله،۳۳۳۳

۵۔ ابن ماجه، محمد بن يزيد، ابوعبدالله (م۲۷۳ھ)، السنن، ابواب التجارات ، باب التغليظ فی الربا، ۲۲۷٦

٦۔ ایضاً، ۲۲۷٤

۷۔ ایضاً، ۲۲۷۳

۸۔ شرکت العنان: دو یا دو سے زیادہ فریق ایک دوسرے کے ساتھ شراکت کا معاملہ غیر مساوی بنیادوں پر کر سکتے ہیں۔ تمام فریقوں کا سرمایہ کا برابر ہونا ضروری نہیں۔

۹۔ اسلامی بنکاری: نظریاتی بنیادیں اور عملی تجربات، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، ط: اوّل، ۱۹۹۲ء، ص ۵۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۵۳

۱۱۔ معیشت وتجارت کے اسلامی احکام، ابوہریرہؓ اکیڈمی، لاہور، ط: اوّل، ۲۰۱۰ء، ص ۲۷

۱۲۔ محمد ایوب، اسلامی مالیات (اسلامی بینکاری: اصول اور تطبیق)، رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، اسلام آباد، ط: اوّل، ۲۰۱۰ء، ص ٦۳۸

۱۳۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو اسلامی بنکاری نظریاتی بنیادیں اور عملی تجربات، ص ۲۷۔۳۳

۱٤۔ محموداحمد غازی، محاضرات معیشت وتجارت، الفیصل ناشران وکتب، لاہور، ط: اوّل، ۲۰۱۰ء، ص ۳۷۶۔۳۷۸

15. State Bank of Pakistan,Islamization of Financial System in Pakistan, Annual Report 2002, p. 190

16. Leagle agreement between buyer and seller.

17. Discounting is way to get money before maturity less than the amount bill actually bears.

۱۸۔ پاکستان معیشت سے خاتمہ سود کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کا خلاصہ، تلخیص وترتیب (جسٹس ریٹائرڈ) ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، صدیقی ٹرسٹ، کراچی، ص ۱۳

19. State bank of Pakistan, Pakistan 's Islamic Banking Sector Review 2003 to 2007 ,p.23.

20. Government of Pakistan,Pakistan Economic Survey 1984-85, Islamabad:Ministary of finance,p.10

۲۱۔ سود کی متبادل اساس، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ط: سوم، ۱۹۹۱، ص ۷۔۸

۲۲۔ حصص پر ادا کیا جانے والا سالانہ منافع

23. State bank of Pakistan, Annual Report 2002, p. 193-194.

24. http://www.meezanbank.com/Deposit_Certificates.aspx retrived 12-08-2012

۲٥۔ نسائی، أحمد بن شعیب بن علی بن سنان، أبو عبدالرحمن (م ۳۰۳ھ)، السنن، کتاب البیوع، باب مالیس عندالبائع، ٤٦١٧؛ الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة، أبو عیسی (م ۲۷۹ھ)، الجامع / السنن، ابواب البیوع، باب ما جاء في کراهیة بیع مالیس عنده، ۱۲۳۲

۲٦۔ اسلام اور جدید معاشی مسائل (اسلامی بنکاری اور دور حاضر میں اس کی عملی شکل)، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ط۔ن، ۲۰۰۳ء، ٦۸/٥

۲۷۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو دور حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم، ابو ہریرہ اکیڈمی، لاہور، ط۔ سوم، ۲۰۱۰ء، ص ۱٦۸۔۱۷٥

28. Personal discussion with MCb &Meezan Bank

۲۹۔ سورۃ اللیل ۹۲: ۱۸۔۲۰

۳۰۔ عصر حاضر میں مغرب میں مضاربت سے ملتا جلتا وینچر کیپٹل(Venture Capital) کا طریقہ متعارف کروایا گیا ہے۔اس طریقہ کار کو آسانی سے بغیر کسی بڑی تبدیلی کے مضاربہ احکام کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔وینچر کیپٹل میں سرمایہ فراہم کرنے والے شخص کو sleeping partner کہا جاتا ہے۔دوسری طرف کاروبار کرنے والا شخص مضارب ہوتا ہے۔(محاضرات معیشت وتجارت،ص۳۱۶)۔

۳۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، أبوعبداللّٰہ (م ۲۵۶ ھ) ، الجامع الصحیح، کتاب في الا ستقراض و أداء الدیون و الحجر ،باب حسن القضاء،۲۳۹۳

۳۲۔ ایضاً،۲۳۹٤

۳۳۔ أبو داؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق، السجستانی (م۲۷۵ھ)، السنن، کتاب البیوع، بابفی تشدیدفی الدّین، ۳۳٤۳

۳٤۔ اسلامی مالیات (اسلامی بینکاری:اصول اور تطبیق)،ص۶۴۵

۳۵۔ معیشت وتجارت کے اسلامی احکام،ص ۱۵۸

۳٦۔ ایضاً،ص۱۵۹

Pakistan J
۳۷۸_
15.
16.
17.
ب (جسٹس
19.
20.
23.
24.
ب البیوع،
الجامع /
ن،کراچی،
۱۷۵_۱۶
28.